"پردہ"---نفسیات کی روشنی میں

سید مظہر علی ادیب

بعض لوگ "پردہ" کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ یہ انسانی نفسیات ہے کہ جس قدر کسی چیز کو چھپایا جاتا ہے اسی قدر اس چیز کی چاہت بڑھ جاتی ہے اور انسان اس چھپائی جانے والی چیز کے بارے میں بالخصوص کچھ زیادہ ہی تجسس کرنے لگتا ہے۔ سیدھے لفظوں میں یہ حضرات یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ ایک بے پردہ عورت کے مقابلے میں ایک چادر یا برقع پوش باپردہ عورت کا گھر سے باہر زیادہ تعاقب کیا جاتا ہے اور اوباش نوجوان اس کی جسمانی حسن و جمال کی "تحقیق" کے نسبتاً زیادہ درپے ہوتے ہیں۔ اسی بات کو مزید سمجھانے کی غرض سے یہ حضرات یہ مثال پیش کرتے ہیں کہ اگر ایک آقا اپنے خادم کو کسی خاص صندوق کو نہ کھولنے کے بارے میں ہدایت کرے تو وہ خادم موقع پاتے ہی اس خاص نشان زدہ صندوق کو کھولنے کی طرف ضرور متوجہ ہوگا اور معلوم کرنے کی کوشش کرے گا کہ آخر اس صندوق میں ایسی کیا چیز ہے کہ جس کی خاطر اسے وہ صندوق نہ کھولنے کے لئے کہا گیا تھا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ جب تک ایک مسافر کی نگاہ سے اس کی منزل مقصود پوشیدہ رہتی ہے مسافر اس کی تلاش اور جستجو جاری رکھتا ہے' اور جوں ہی مسافر اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اور وہ اسے پالیتا ہے تو اس میں تلاش اور جستجو کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔

اگر ان دلائل اور مثالوں پر گہرا غور و فکر نہ کیا جائے تو ایک نظر میں یہ خاصے وزنی اور جان دار دکھائی دیتے ہیں اور ایک عام آدمی یہ یقین کرنے لگتا ہے کہ گویا عورت کی عصمت و عفت "پردہ" کی بجائے بے پردگی میں پنہاں ہے' اور یہ کہ عورت کو چھپایا جانا غلط ہے اور اسے سب کے سامنے' پبلک میں لانا زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہونا انسانی نفسیات کے حقیقی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ لیکن اگر ہم ان دلیلوں اور ان مثالوں پر عمیق نظر سے غور و فکر کریں اور ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ ان کا مفصل جائزہ لیں تو یہ حقیقت بالکل کھل کر ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ مخالفین پردہ کی یہ "نفسیاتی" دلیلیں اور مثالیں اتنی ہی

بے جان، بے وزن، کمزور یا بودی ہیں جتنی کہ اس ضمن میں بعض دوسری پیش کی جانے والی دلیلیں یا مثالیں وغیرہ۔

بیشک یہ انسانی "نفسیات" ہے کہ پوشیدہ اور نامعلوم اشیاء کے بارے میں انسان تجسس و آرزو کرتا ہے، لیکن یہ بھی ویسی ہی انسانی نفسیات ہے کہ ہر انسان اپنی قیمتی اشیاء کو چھپا کر، بڑی حفاظت کے ساتھ رکھتا ہے۔ سونے چاندی کے زیورات اور نقدی عموماً ہم بنک میں رکھتے ہیں یا مضبوط تالوں کے ساتھ لوہے کی الماریوں، سیفوں اور صندوقوں کے اندر بند کر کے رکھتے ہیں۔ اگر معترضین کی مذکورہ دلیل کو اس معاملے میں درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر تو کسی بھی شے کی حفاظت کا صحیح طریقہ یہ ہو گا کہ اس شے کو انتہائی غیر محفوظ انداز سے رکھا جائے۔ یعنی اگر ایک جوہری چاہتا ہے کہ اس کے بیش قیمت جواہرات چوری نہ ہوں تو اسے رات کے وقت بھی اپنی دکان کو کھلا چھوڑ دینا چاہئے، اس لئے کہ دکان بند کرنے سے چوروں کا "تجسس" بڑھے گا اور ان کے دل میں جواہرات چرانے کی "آرزو" پیدا ہو گی! استغفر اللہ! یوں تو پھر انسان کو کپڑے بالکل ہی نہیں پہننے چاہئیں، کیونکہ کپڑے "تجسس" پیدا کرتے ہیں!

شریعت اسلامیہ نے عورت کے لئے "پردہ" کا اہتمام جو لازمی قرار دیا ہے تو اس اہتمام کی بنیاد بھی دوسری انسانی نفسیات پر رکھی گئی ہے۔ یعنی عورت کی عصمت و عفت ایک انمول شے ہے اور اس شے کی قابل اعتماد حفاظت کے لئے عورت کو غیر مردوں کی نگاہ یا ان کی پہنچ سے چھپانا اور بچانا ضروری ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ ایک پردہ دار عورت گھر کے اندر نامحرم مردوں کے سامنے نہیں آتی اور محرم مردوں کے ساتھ بھی معاملات طے کرتے وقت حجاب کا مظاہرہ کرتی ہے، گھر سے باہر نکلتی ہے تو اپنے آپ کو سرتاپا نقاب دار چادر یا برقع میں لپیٹ کر رکھتی ہے، اس کا حسن مستور رہتا ہے، اس کے محاسن جسم کسی غیر مرد کو دعوت نظارہ نہیں دیتے، کسی شخص سے اس کی آنکھیں چار نہیں ہوتیں، کسی مرد سے وہ آزادانہ طور پر بات چیت نہیں کرتی --- بتائیے ایسی عورت کی عزت و عصمت زیادہ محفوظ رہے گی یا اس عورت کی کہ جو گھر کے اندر ہر نامحرم مرد کے سامنے آتی ہے اور نامحرم نوجوان لڑکوں کے ساتھ بے حجابانہ انداز میں گھل مل جاتی ہے، باہر جاتی ہے تو جسم کے

نشیب و فراز اور لباس کی خوبصورتی کو چھپانے کے لئے نہ چادر لیتی ہے نہ برقع! محرم و نامحرم کی کوئی تمیز نہیں، گھر سے باہر عام دعوت نظارہ دیتی پھرتی ہے؟

کیا یہ انسانی نفسیات نہیں کہ ہم میں سے ہر شخص "مشکل" کی بجائے "آسانی" چاہتا ہے، دشوار راستوں کی جگہ سہل راستوں کو اختیار کرتا ہے؟ موجود پسندیدہ چیز کو چھوڑ کر غیر موجود یا غائب پسندیدہ چیز کے پیچھے پڑنا انسانی نفسیات کے خلاف ہے۔ بھوکے شیر کے سامنے اس کا ایک شکار کھلا پڑا ہوا ہو اور دوسرا شکار یا تو اس کے سامنے ہی نہ ہو اور اگر سامنے بھی ہو تو وہ کسی جھاڑی وغیرہ میں چھپا ہوا ہو، تو بتایئے وہ شیر کون سے شکار کے کھانے میں پہل کرے گا؟ یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ جھاڑی میں چھپے ہوئے شکار کی طرف پہلے متوجہ ہو اور کھلے اور واضح شکار کو نظرانداز کردے! بعینہ ایک ایسی عورت کہ جس کا حسن سر سے پاؤں تک ظاہر اور نمایاں ہے، بمقابلہ اس عورت کے کہ جس کا حسن سرتاپا مستور ہے، مردوں کے لئے بہتر اور سہل "شکار" ثابت ہو سکتی ہے۔ لڑکا اسی لڑکی کا پیچھا کرے گا کہ جس کے حسن و جمال کی گواہی اس کی آنکھیں اور اس کا دل پہلے ہی دے چکے ہیں۔ وہ ایسی لڑکی کے تعاقب کو حماقت اور تضیع الوقت سمجھے گا کہ جس کے حسن و جمال کا اسے فی الحال کوئی اندازہ ہی نہیں ہے۔

مغرب کی عورت تو مکمل طور پر بے حجاب ہو چکی ہے، تو کیا مردوں کے ہاتھوں اس کی عزت و عصمت محفوظ ہو چکی ہے؟ کیا وہ اپنے آپ کو عفت مآب تصور کرتی ہے؟ کیا یہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات رہ گئی ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ ناجائز بچے انہی مغرب کی آزاد اور قلیل اللباس عورتوں کی کوکھ سے جنم لے رہے ہیں؟

معترضین کو ایک اور ضروری بات نہیں بھولنی چاہئے اور وہ یہ کہ "چھپنا" خود عورت کی فطرت یا نفسیات میں شامل ہے۔ قدرت نے "حیا" اس کی سرشت میں شامل کردی ہے۔ اگرچہ غلط ماحول نے عورت کی اس نفسیات کو وقتی طور پر متاثر کیا ہے، تاہم وہ اب بھی وقتاً فوقتاً اپنی اس دبی ہوئی نفسیات کا برملا اظہار کرتی رہتی ہے۔ مثلاً حال ہی میں جب خواتین کو "حسینۂ عالم" کے انتخاب کے سلسلے میں منصفین کے سامنے تیراکی کے کپڑوں میں آنے کے لئے کہا گیا تو ان سب نے ایسا کرنے سے بیک آواز انکار کردیا! عربی، فارسی اور

اردو میں عورت کے لئے جتنے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان سب کے لغوی معنی "چھپنے" یا "پوشیدہ" رہنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الواقعہ میں جن "بڑی بڑی آنکھوں والی' گوری حوروں" کا ذکر فرمایا ہے' ان کے لئے بھی "اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ" کا لفظ استعمال فرمایا ہے (یعنی محفوظ رکھے ہوئے آبدار موتی!)

انسانی جسم میں وہ تمام اعضاء کہ جن پر زندگی کا دارومدار ہے یا جن کا نقصان سارے جسم کا نقصان ہے' مثلاً دماغ' دل' گردے' جگر' پھیپھڑے وغیرہ' اللہ تعالیٰ نے ان سب اعضاء کو انتہائی محفوظ طریقے سے چھپا کر رکھا ہے۔

جدید ماہرین طب نے عورتوں کے مردوں کے مقابلے میں مختلف امراض کا کم شکار ہونے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی ہے کہ وہ (یعنی عورتیں) مردوں کی نسبت اپنے جسم کو زیادہ کپڑوں سے ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں عورتوں کے لئے اپنے عام کپڑوں کے اوپر کوئی لمبی چادر' برقع یا کوٹ وغیرہ لینا صحت کے نقطۂ نظر سے بھی مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں (سورۃ الاحزاب:۵۹) صاف فرماتے ہیں کہ: "اے نبیؐ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔ اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پہچانی جائیں گی اور ان کو ستایا نہ جائے گا۔"

کیا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر بھی کوئی اور انسانی نفسیات سے واقف ہے؟ وہ تو کل نفسیات کا خالق ہے۔ عام عورتیں تو کجا رہیں اللہ تعالیٰ تو نبی کریم ﷺ کی نیک ترین بیبیوں کو بھی اپنا "بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرنے" کا حکم دیتے ہیں۔ نیز انہیں وقار کے ساتھ گھروں میں جمی بیٹھی رہنے کے لئے ہدایت دیتے ہیں۔ (سورۃ الاحزاب:۳۲۔۳۳)

اللہ کے بعد انسانی نفسیات کو سب سے زیادہ جاننے اور سمجھنے والے ہادیٔ برحق رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "عورت پوشیدہ رکھی جانے والی مخلوق ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے"۔ (ترمذی کتاب الرضاع)--- مسند احمد' جلد ۶ ص ۲۹۷ پر رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل ہوا ہے: "عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: "عورت پوشیدہ رکھی جانے والی مخلوق ہے' لہٰذا تم اس کو گھروں میں چھپاؤ۔" (عیون الاخبار' جلد ۴' ص ۷۸)

علامہ اقبال کا قول ہے: "عورت کا جنسی تقدس اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے اجنبی نگاہوں سے ہر طرح محفوظ رکھا جائے۔ عورت ایک بہت ہی عظیم ذریعہ تخلیق ہے اور یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی تخلیقی قوتیں مستور و محجوب ہیں۔"

علامہ اقبال کے دو مشہور اشعار ہیں:

عزت ہے محبت کی قائم اے قیس حجابِ محمل سے
محمل جو گیا عزت بھی گئی' غیرت بھی گئی' لیلیٰ بھی گئی!

اور

آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر!

امام غزالیؒ کا مشہور قول ہے: "عورت کو ضعف اور ستر سے پیدا کیا ہے۔ ضعف کا علاج خاموشی اور ستر کا علاج پردہ میں رکھا گیا ہے۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "عورت کی خوبی دو باتوں میں ہے۔ اول کہ اسے کوئی نامحرم نہ دیکھے' دوسری یہ کہ وہ کسی نامحرم کو نہ دیکھے۔"

عورت کے حوالے سے انسانی نفسیات پر بحث کرتے ہوئے ہمیں مردوں کی نفسیات مع جنسیات کو بھی نگاہ میں رکھنا چاہئے۔ مرد فطرتاً عورت کا پرستار ہے' وہ عورت کی طرف بے اختیار کھنچا آتا ہے' کبھی کبھی وہ اسے حاصل کرنے کے لئے تخت و تاج کو بھی لات مار دیتا ہے۔ گھربار' وطن' عزیز و اقارب' یہاں تک کہ اپنا عقیدہ اور مذہب تک چھوڑ دیتا ہے' اسے پانے کے لئے خون خرابا کرتا ہے' اس کے عشق میں اپنی جان تک قربان کر دیتا ہے۔ عورت کی انفعالیت' قبولیت' تاثیر اور مغلوبیت کی صلاحیتوں کے مقابلے میں قدرت نے مردوں کو فاعلیت' قابلیت' تأثر اور غلبہ کی استعداد بخشی ہے۔ نیز دونوں کی جسمانی مشینری میں کچھ ایسا فرق رکھا ہے کہ ایک کا گناہ چھپ سکتا ہے تو دوسرے کا گناہ مجسم گناہ بن کر اس کے سامنے آجاتا ہے۔

(باقی صفحہ ۴۲ پر)